13759- مسلمان لوگوں كى نظر ميں

سوال

دوسرے لوگوں كى نظروں كے سبب سے مسلمان كن مشكلات سے دوچار ہيں ؟

پسنديدہ جواب

بعض اوقات مسلمان دوسروں كى نظروں اور اپنے دين پر عمل كرنے كى بنا پر ايذا و تكليف سے دوچار ہوتے ہيں، ليكن انہيں جتنى بھى اذيت آئے تكاليف آئيں ان كے ليے كسى بھى صورت ميں يہ جائز نہيں كہ وہ اپنے اندر ہى ذليل ہوں اور اسلام كو ناپسند كرنا شروع كرديں.

بلكہ وہ تو اس ميں صبر كرتے ہيں اور اللہ تعالى كے ليے اور اس كے راستے ميں ہى اسے برداشت بھى كرتے ہوئے اس كے اجروثواب كى نيت ركھتے ہيں.

ان كے مالك و رب والہ كا فرمان ہے :

.{تم نہ تو سستى كرو اور نہ ہى غمگين ہو تم ہى غالب رہو گے اگر تم ايمان دار ہو}.
آل عمران (139).

اور بعض كفار جو كچھ مسلمانوں كے ساتھ كرتے ہيں وہ تين اسباب ميں سے ايك سبب كى بنا پر ہے :

يا تو وہ كافر اسلام اور اس كى عظمت سے جاھل ہے اور اسے يہ علم نہيں كہ دين اسلام ہى دين حق ہے تو اس جھالت كى بنا وہ مسلمانوں كو اذيت و تكليف ديتا ہے.

يا پھر اسے يہ علم ہے كہ دين اسلام ہى دين حق ہے ليكن وہ دشمنى و عناد اور تكبر كى بنا پر مسلمانوں كو اذيت ديتا ہے.

اور يا پھر اسے اسلام اور مسلمانوں كى فضيلت كا علم ہے ليكن وہ يہ كام اسلام اور مسلمانوں سے حسد كى وجہ سے كرتا ہے.

اور اس كے باوجود مسلمان اس پر ايمان ركھتے ہيں كہ دين اسلام عزت و كرامت كا دين ہے اور دنيا و آخرت ميں يہى دين رفعت و بلندى ہے جو بھى اس پر عمل پيرا ہوگا اللہ تعالى

اسے عزت وبلندی عطا کرے گا اور جو اس سے پیچھے ہٹے گا تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچائے گا ۔

ہمیں اسلام نے تعلیمات دیتے ہوئے یہ تعلیم بھی دی ہے ہم مسلمان ہی قوی اور عزت والے ہوں گے ، اور اسی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قوت والا مومن اللہ تعالی کے ہاں ایک ضعیف اور کمزور مومن کے مقابلہ میں زیادہ محبوب اور بہتر ہے اور خیر و بھلائی تو دونوں میں ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (4816) ۔

ہمیں اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ : ہم میں سے بڑے چھوٹوں پر رحم کریں اور ان کے ساتھ رحمدلی سے پیش آئیں ۔

اس کا حکم دیتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں) سنن ترمذی حدیث نمبر (1842) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی (1565) میں اسے صحیح کہا ہے ۔

اور ہمیں اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھی رحمدلی سے پیش آئیں اور اس کے مقابلہ میں ہم کفار پر سخت ہوں اور ان کے ساتھ شدت سے پیش آئیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر تو بہت ہی سخت ہیں اور آپس میں بہت ہی نرمی کرنے والے رحمدل ہیں}. الفتح (29)

اور ہمارا دین ہمیں یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم یھودیوں اور عیسائیوں کی عورتوں سے شادی کرلیں لیکن یہ جائز نہیں کہ ہم یھودیوں اور عیسائیوں کو اپنی بیٹیاں دیں ۔

اس لیے کہ یھودی اور عیسائی ہم سے کم مرتبہ رکھتے ہیں اور ہماری عورتیں ان سے اعلی درجہ رکھتی ہیں ، اور اس لیے نیچے والا اوپر والے سے بلند نہیں نہیں ہوسکتا ، اور اسلام علو بلندی والا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جاسکتا ، اور ہم ان کے انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے ۔

ہمیں ہمارا دین یہ حکم دیتا ہے کہ ہم انہیں جزیرہ عربیہ نے نکال باہر کریں اوران میں سے کسی ایک کو بھی نہ رہنے دیں اس لیے کہ جزیرہ عربیہ رسالت کی سرزمین ہے اس لیے یہ جائز نہیں کہ ہم اسے کفار کی نجاستوں سے گندہ کریں ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جزیرہ عربیہ سے مشرکوں کو نکال دو) صحیح بخاری حدیث نمبر (2932) صحیح مسلم حدیث نمبر (3089) ۔

اورہمارادین ہمیں یھود ونصاری کے برتنوں میں کھانے سے منع کرتا ہے لیکن اگران کے علاوہ کوئ اوربرتن نہ ملیں تو ہم اسے اچھی طرح دھونے کے بعد استعمال کرسکتے ہیں ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اہل کتاب کے برتنوں کے بارہ میں پوچھا گیا توآپ نے فرمایا :

(اگرتم ان کے برتنوں کے علاوہ کوئ اوربرتن حاصل کرلوتوان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اوراگران کے علاوہ کوئ اوربرتن نہ مل سکیں توانہیں دھوکران میں کھالیا کرو)
صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (3567) اورمندرجہ بالاالفاظ مسلم کے ہیں ۔

ہمیں ہمارا دین حنیف اس سے منع کرتا ہے کہ ہم لباس میں کفار سے مشابہت اختیار کریں اوریا پھر کھانے پینے اورعادات میں ان کی تقلید اورنقل کریں ، اس لیے کہ ہمارا مرتبہ کفار سے اونچا ہے اورکفار ہم سے نیچے ہیں ، اوراصول یہ ہے کہ بلندی والا نچلے درجے والے کی مشابہت اختیار نہیں کرتا ۔

بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تواس بات کی وعید سنائ ہے کہ جوبھی کفار سے مشابھت اختیار کرے گا وہ ان کے ساتھ جہنم میں جائے گا اوریہ جگہ بہت ہی بری ہے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جوبھی کسی قوم سے مشابھت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (3512) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھیں صحیح ابوداود حدیث نمبر (3401) ۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قدرت واستطاعت رکھتے ہوئے کفار سے جنگ ولڑائی کریں اوران کے ممالک پرچڑھائی اورحملے کریں اوران پرحملہ کرنے سے قبل تین اختیارات دیں یا تواسلام قبول کرلیں تووہ ہماری طرح ہوں کے جوہمارے حقوق ہیں وہی ان کے ہوں گے ۔

یا پھر ذلیل ورسوا ہوکرا پنے ہاتھ سے جزیہ (ٹیکس) دیں ، اوریا پھر لڑائی کریں
جس سے ان کے خون ومال اوراولاداورسرزمین حلال ہوجائے گی اوروہ مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بنے گا ۔

بلاشبہ دین اسلام آسمانی دین ہے جوبندے اوراس کے رب کے درمیان بلاواسطہ تعلق قائم کرتا ہے توبندہ جب چاہے اپنے رب کی عبادت کرے اورجب چاہے اسے پکارے اس لیے کہ وہ اپنے رب سے عبادت کا رابطہ قائم کیۓ ہوئے ہے اوراس کی طرف متوجہ ہے اوراس کے سامنے ہی گریہ زاری کرتا ہے جوکسی بھی درویش وراھب وپیر وفقیر کے واسطے کا محتاج نہیں !

!۔

اورنہ ہی پیروں فقیروں کی کرامتوں کا محتاج ہے بلکہ اللہ واحد قہار کے ساتھ
بلاواسطہ متوجہ ہوا جاتا ہے ۔

اورجوکچھ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں پر یھودونصاری کا تسلط ہے اس کا سبب مسلمانوں کا اپنے دین پر عمل کرنے میں سستی اورجھاد فی سبیل اللہ کی تیاری کا ترک کرنا اوردنیا کے مال متاع سے محبت ہے جس نے ان کے دلوں سے اللہ تعالی اوردار آخرت کی محبت ختم کرڈالی ہے ۔

اس لیے آپ دیکھتے کہ آج مسلمانوں کا خون بلاقدروقیمت اوربلادریغ بہایا جارہا ہے
ان کے گھر بغیرکسی قیمت کے منھدم کیے جارہے ہیں اوران کی روحیں تکلیفیں جھیل رہی ہیں ۔

اوراللہ تعالی نے توسچ کہا ہے کہ :

.{تمہیں جوبھی مصیبتیں آتی ہیں وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے اوراللہ تعالی بہت سی معاف بھی کردیتا ہے}.۔

آج جوذلت ورسوائی ملی ہے وہ ہم مسلمانوں نے خودہی کمائی ہے نہ کہ اس کا سبب اسلام ہے لیکن جب ہم اپنے دین کی طرف پلٹ آئیں گے توہماری عزت ومرتبہ بھی واپس لوٹ آئے گی

۔

واللہ اعلم.